# امہات المومنین

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

نبی کریم ﷺ کی گیارہ بیویاں تھیں۔(صحیح بخاری : ۲۶۸) قرآن مجید نے ان کی حرمت بیان کی، انہیں مومنوں کی مائیں قرار دیا۔ جب نبی کریم ﷺ فوت ہوئے، اس وقت آپ ﷺ کی نو بیویاں زندہ تھیں۔(صحیح بخاری : ۲۸۴، صحیح مسلم : ۳۰۹) وہ عائشہ، حفصہ، سودہ، ام حبیبہ، ام سلمہ، میمونہ، زینب بنت جحش، جویریہ اور صفیہ رضی اللہ عنہن ہیں۔ دو وفات پا چکی تھیں؛ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پہلے ہی وفات پا چکی تھیں، اسی طرح زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی مدینہ میں وفات پا گئیں تھیں، آپ ﷺ کے نکاح میں کم عرصہ رہیں، واللہ اعلم!

ازواج مطہرات کا احترام و اکرام نہ صرف ضروری ہے، بلکہ جزو ایمان ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ﴾(الأحزاب : ٦)

''نبی (ﷺ) کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔''

❀ اس آیت کی تفسیر میں علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

شَرَّفَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَزْوَاجَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ جَعَلَهُنَّ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، أَيْ فِي وُجُوبِ التَّعْظِيمِ وَالْمَبَرَّةِ وَالْإِجْلَالِ

وَحُرْمَةِ النِّكَاحِ عَلَى الرِّجَالِ، وَحَجْبِهِنَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُنَّ بِخِلَافِ الْأُمَّهَاتِ .

''اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی ازواج کو یہ شرف بخشا ہے کہ انہیں مومنوں کی مائیں قرار دیا ہے، یعنی ان کی تعظیم کرنا، ان سے حسن سلوک کرنا، ان کی عزت وتوقیر کرنا، دوسرے مردوں کے ساتھ نکاح کی حرمت اور اپنی اصلی ماؤں کے برخلاف ان (ماؤں) سے پردہ کرنا واجب قرار دیا ہے۔''

(تفسير القُرطبي : 123/14)

۞ اس آیت کی تفسیر میں حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

أَيْ فِي الْحُرْمَةِ وَالْاِحْتِرَامِ، وَالْإِكْرَامِ وَالتَّوْقِيرِ وَالْإِعْظَامِ، وَلٰكِنْ لَا تَجُوزُ الْخَلْوَةُ بِهِنَّ، وَلَا يَنْتَشِرُ التَّحْرِيمُ إِلٰى بَنَاتِهِنَّ وَأَخَوَاتِهِنَّ بِالْإِجْمَاعِ .

''یعنی حرمت، احترام، اکرام، توقیر اور عزت افزائی میں (یہ تمہاری مائیں ہیں) لیکن ان سے خلوت میں ملاقات جائز نہیں۔ ازواج مطہرات کی بیٹیوں اور بہنوں پر یہ حرمت لاگو نہیں ہوتی، اس پر اجماع ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 381/6)

۞ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَانِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ﴾ (الأحزاب : ٣٢)

''نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔''

۞ اس آیت کی تفسیر میں حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

''اس آیت کا عموم دلالت کرتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج کی فضیلت پہلی اور بعد والی تمام عورتوں پر ہے۔اس پر اجماع ہے کہ ہمارے نبی محمد ﷺ تمام انبیا سے افضل ہیں، لہٰذا آپ ﷺ کی بیویوں کو بھی دنیا کی تمام عورتوں پر ویسے ہی فضیلت حاصل ہے، جیسے نبی کریم ﷺ کو تمام انبیا پر۔ یہ بات ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بیویاں جنت میں آپ ﷺ کے ساتھ ہوں گی۔''

(التّوضيح لشرح الجامع الصّحيح : 134/26)

❁ نیز فرمایا:

﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾(الأحزاب : ٣٣)

''اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ آپ سے گناہ دور کردے اور آپ کو خوب پاک صاف کردے۔''

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

نَزَلَتْ فِي نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً .

''یہ آیت خاص نبی اکرم ﷺ کی ازواج کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 410/6، بتحقيق سلامة، وسندهٗ حسنٌ)

❁ عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ شَاءَ بَاهَلْتُهٗ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''میں اس پر مباہلے کو تیار ہوں کہ یہ آیت نبی کریم ﷺ کی بیویوں کے بارے میں نازل ہوئی۔''(تفسير ابن كثير : 411/6، وسندهٗ حسنٌ)

۞ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا نَصٌّ فِي دُخُولِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ الْبَيْتِ هَاهُنَا؛ لِأَنَّهُنَّ سَبَبُ نُزُولِ هٰذِهِ الْآيَةِ .

''یہ آیت نص ہے کہ ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیت میں شامل ہیں، کیونکہ ازواجِ مطہرات ہی اس آیت کے نزول کا سبب ہیں۔''

(تفسير ابن كثير : 410/6، بتحقيق سلامة)

## ① ام المومنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بیوی تھیں۔ آپ کو عورتوں میں سبقت اسلام کا شرف حاصل ہے۔

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

مِمَّا اخْتَصَّتْ بِهٖ سَبْقُهَا نِسَاءَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَى الْإِيمَانِ فَسَنَّتْ ذٰلِكَ لِكُلِّ مَنْ آمَنَتْ بَعْدَهَا فَيَكُونُ لَهَا مِثْلُ أَجْرِهِنَّ لِمَا ثَبَتَ أَنَّ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً وَقَدْ شَارَكَهَا فِي ذٰلِكَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بِالنِّسْبَةِ إِلَى الرِّجَالِ وَلَا يَعْرِفُ قَدْرَ مَا لِكُلٍّ مِنْهُمَا مِنَ الثَّوَابِ بِسَبَبِ ذٰلِكَ إِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ .

''سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی خصوصیت میں یہ بھی شامل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے اس امت کی تمام عورتوں سے ایمان لانے میں سبقت کی، آپ کا یہ عمل بعد میں ایمان لانے والی عورتوں کے لیے سنت بن گیا، یوں آپ کو ان تمام عورتوں

کے برابر اجر بھی ملتا ہے، کیونکہ حدیث میں ثابت ہے کہ جس نے کوئی اچھا عمل جاری کیا۔ اس اجر میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی شریک ہیں، کیونکہ وہ مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔ دونوں کو کتنا ثواب ملتا ہے؟ اس کی مقدار اللہ ہی جانتا ہے۔''

(فتح الباري : 137/7)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ گھبرا گئے، گھر تشریف لائے، تو خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو تسلی دی اور آپ کی ڈھارس بندھائی۔

(صحيح البخاري : 3، صحيح مسلم : 160)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَدِيجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ .

''سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری شادی نہیں کی۔''

(صحيح مسلم : 2436)

یہ روایت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت پر واضح دلیل ہے، آپ کی وفاشعاری اس قدر تھی کہ آپ رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری بیوی کی ضرورت محسوس نہ کی۔

❁ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ .

''عورتوں میں سب سے بہترین مریم بنت عمران اور خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔''

(صحيح البخاري : 3432، صحيح مسلم : 2430)

❁ راوی حدیث ابو کریب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

أَشَارَ وَكِيعٌ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ .

''وکیع رحمہ اللہ نے آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کیا۔''

(صحيح مسلم : 2430)

وکیع رحمہ اللہ کی مراد یہ تھی کہ مریم اور خدیجہ رضی اللہ عنہما دنیا جہان کی بہترین عورتیں ہیں۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

مَا غِرْتُ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيجَةَ، وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلٰكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ، فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ : كَأَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ، فَيَقُولُ : إِنَّهَا كَانَتْ، وَكَانَتْ، وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی پر میں نے اتنی غیرت نہیں کھائی، جتنی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کھائی، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا تک نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا بہت زیادہ تذکرہ کیا کرتے تھے۔ جب کبھی کوئی بکری ذبح کرتے، تو اس کے کچھ حصے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھیجتے۔ کئی بار تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ دیتی کہ (مجھے تو) لگتا ہے کہ آپ کی دنیا میں صرف ایک ہی بیوی ہے اور وہ ہے خدیجہ۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: خدیجہ تو خدیجہ تھیں، اللہ نے مجھے اُن سے اولاد دی ہے۔''

(صحيح البخاري : 3818، صحيح مسلم : 2435)

❁ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

اِقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ.

''خدیجہ کو رب تعالیٰ کی طرف سے سلام پیش کیجئے گا اور میری طرف سے بھی۔ نیز انہیں جنت میں موتیوں سے بنے محل کی خوشخبری سنا دیں، جس میں نہ شور شرابہ ہوگا اور نہ تکلیف وتھکاوٹ۔''

(صحيح البخاري : 3820، صحيح مسلم : 2432)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جَاءَ جِبْرِيل إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ خَدِيجَةُ فَقَالَ : إِنَّ اللّٰه يَقْرَءُ خَدِيجَةَ السَّلَامَ، فَقَالَتْ : إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَام وَعَلٰى جِبْرِيلَ السَّلَامُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

''جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، خدیجہ رضی اللہ عنہا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں: کہا: اللہ خدیجہ کو سلام کہتے ہیں، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: اللہ تو خود سلام ہے، جبریل پر اور آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکت ہو۔''

(فضائل الصحابة للنّسائي : 254، المُعجم الكبير للطّبراني : 15/23، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (175/4) نے ''امام مسلم کی شرط پر صحیح'' کہا ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

خَطَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَ خُطُوطٍ ثُمَّ قَالَ : هَلْ تَدْرُونَ مَا هٰذَا قَالُوا : اَللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَعْلَمُ فَقَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلَدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمَ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ.

''رسول اللہ ﷺ نے زمین پر چار لکیریں کھینچیں اور فرمایا، جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سب سے زیادہ فضیلت کی حامل خواتین خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا، فاطمہ بنت محمد ﷺ، مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم رضی اللہ عنہا ہیں۔''

(مسند أحمد: 293/1، فضائل الصّحابة للنّسائي: 259، مسند أبي يعلى: 2722)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۷۰۱۰) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۶۰،۱۸۵/۳، ۵۹۴/۲) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

## ② ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

❁ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد نبی کریم ﷺ کی پہلی بیوی ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد مکی دور کی بات ہے، عثمان بن مظعون کی بیوی خولہ بنت حکیم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! شادی کرنا چاہیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کس سے؟ کہنے لگی: کنواری سے کرنی ہے، تو آپ کی مرضی، شوہر دیدہ سے کرنی ہے، تو آپ کی مرضی۔ فرمایا: کنواری کون ہے؟ کہنے لگی: یہ اس کی بیٹی ہے، جس سے آپ کو سب سے زیادہ

لگاؤ ہے۔ میری مراد: ابوبکر کی بیٹی عائشہ! فرمایا: اور شوہر دیدہ؟ کہا: سودہ بنت زمعہ، اچھی بھلی مؤمنہ اور باشرع خاتون ہیں۔ فرمایا: جائیں، دونوں سے میرا ذکر کریں۔ خولہ گئیں اور پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر داخل ہوئیں۔ میری ماں ام رومان سے ملاقات کی اور کہا: آپ کی تو اللہ نے سن لی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عائشہ کے ساتھ نکاح کا پیغام دے کر بھیجا ہے۔ میری امی جان فرمانے لگیں: میرا خیال ہے، آپ ذرا رکیے، ابوبکر آتے ہی ہوں گے۔ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ خولہ کہنے لگیں: آپ پر تو اللہ کی رحمت ہوگئی ہے، اللہ کے رسول نے مجھے اپنے لیے عائشہ کا رشتہ لینے کے لیے بھیجا ہے۔ ابو جی فرمانے لگے: وہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھتیجی ہیں، نکاح کیسے ہوسکتا ہے؟ خولہ کہتی ہیں: یہ کہہ کر مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے واپس بھیج دیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ساری بات من وعن کہہ دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں جا کر کہیے کہ ہم ایک دوسرے کے اسلامی بھائی ہیں، لہٰذا عائشہ سے نکاح ہوسکتا ہے۔ خولہ نے ابو جی کو ساری بات بتا دی، تو ابو جی فرمانے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیے کہ تشریف لے آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ابو جی نے میرا نکاح کر دیا۔ اس وقت میری عمر تقریباً چھ برس تھی۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 23/23، مسند أحمد : 210/6، وسندهٗ حسنٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ (3/ 73) نے اسے ''امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (فتح الباری: 7/ 225) نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

❁ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے آخر عمر میں اپنی باری سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دی تھی۔

(صحيح البخاري : 2593)

## ③ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے بے شمار فضائل ومناقب ہیں۔

❁ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قُلْتُ : أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : عَائِشَةُ قُلْتُ : مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ : أَبُوهَا .

''میں نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا: آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا: عائشہ، عرض کیا: مردوں میں؟ فرمایا: ان کا باپ۔''

(صحيح البخاري : 4358، صحيح مسلم : 2384)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

''پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت طیب ہی سے ہوسکتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے کہ میں کسی کو خلیل بناتا، تو ابوبکر کو بناتا، لیکن اسلام کا بھائی چارہ افضل ہے، آپ نے امت کے افضل مرد وعورت سے محبت کی، جو حبیبان رسول سے بغض رکھتا ہے، وہ لازما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بغض رکھتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت کرنا فطری معاملہ تھا، آپ دیکھتے نہیں کہ صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے اس دن بھیجتے، جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آپ ہوتے، مطلوب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا ہوتی تھی۔''

(سِيَر أعلام النّبلاء : 142/2)

❁ سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں:

فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ .

''عائشہ کی فضیلت دوسری عورتوں پر وہ ہے، جو ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر ہے۔''

(صحيح البخاري : 3769، صحيح مسلم :2431)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِّنْكُنَّ غَيْرِهَا .

''اللہ کی قسم! آپ میں سے کسی زوجہ کے بستر پر وحی نازل نہیں ہوئی، سوائے عائشہ رضی اللہ عنہا کے۔''

(صحيح البخاري : 3775)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا:

أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ، أَرٰى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، وَيَقُولُ : هٰذِهِ امْرَأَتُكَ، فَاكْشِفْ عَنْهَا، فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَأَقُولُ : إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ .

''میں نے آپ کو دو مرتبہ خواب میں دیکھا ہے، دیکھا کہ آپ ریشمی کپڑے کے ایک ٹکڑے میں ہیں اور ایک بندہ مجھے کہتا ہے: یہ آپ کی بیوی ہیں، ان سے کپڑا اہٹائیے۔ (میں نے کپڑا اہٹایا،) تو دیکھا کہ وہ آپ تھیں، تو میں نے کہا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے، تو وہ اسے پورا کردے گا۔''

(صحيح البخاري : 3895، صحيح مسلم : 2438)

❁ دوران سفر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا، تلاش کے لیے رکنا پڑا، پانی نہیں

تھا، آیت تیمّم نازل ہوئی، تو سیدنا اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا، فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ، إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا، وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً .

''اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اللہ کی قسم! آپ کی وجہ سے جب بھی کوئی پریشانی بنی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس سے نجات ضرور دی ہے اور اس میں مسلمانوں کے لیے برکت رکھی ہے۔''

(صحيح البخاري : 3773)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، وَفِي نَوْبَتِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میرے گھر اور میری باری میں ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گردن اور سینے کے درمیان تھا اور اللہ تعالیٰ نے (آخری لمحات میں) میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھوک کو جمع کر دیا۔''

(صحيح البخاري : 3100)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقین نے تہمت لگائی، تو اللہ تعالیٰ آپ کی برأت نازل فرمائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کے وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر چھ سال تھی اور رخصتی نو سال کی عمر میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا عالمہ اور فقیہہ تھیں۔ بہت سے صحابہ اور تابعین نے آپ رضی اللہ عنہا سے کسب فیض کیا۔ صحابیات میں سب سے زیادہ احادیث روایت کرنے کا شرف بھی آپ رضی اللہ عنہا نے حاصل کیا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی وفات ستاون ہجری میں ہوئی۔ بقیع میں دفن ہوئیں۔

## ④ ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما:

❀ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے حفصہ کا ذکر کیا اور کہا کہ اگر آپ کا ارادہ ہو، تو حفصہ کا نکاح آپ سے کرا دوں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس پر غور کروں گا۔ پھر کئی راتیں گزر گئیں، تو عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ابھی میں نکاح نہ کرنا ہی مناسب خیال کرتا ہوں۔ پھر میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا: اگر آپ میری بیٹی حفصہ سے نکاح کرنا چاہیں، تو میں کر دیتا ہوں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا۔ مجھے ان پر عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ غصہ آیا، مگر چند راتیں ہی گزری تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کو پیغام نکاح بھیجا، تو میں نے ان کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا۔ پھر مجھے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے اور انہوں نے کہا: شاید آپ مجھ سے ناراض ہیں، کیونکہ آپ نے حفصہ کا ذکر کیا تھا اور میں نے خاموشی اختیار کر لی اور کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ میں نے کہا: جی ہاں، مجھے دکھ تو ہوا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا: دراصل مجھے آپ کی پیش کش قبول کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی، لیکن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کر سکتا تھا۔ البتہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ارادہ ترک کر دیتے، تو میں انہیں ضرور قبول کر لیتا۔‘‘

(صحيح البخاري: 4005)

## ⑤ اُم المومنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا لقب اُم المساکین تھا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا بہت کم

مدت رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں رہیں اور آپ ﷺ کی زندگی میں ہی فوت ہو گئیں۔

## ⑥ ام المومنین سیدہ ام سلمہ، ہند بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا قریش کے قبیلہ مخزوم سے تعلق رکھتی تھیں۔ حبشہ اور مدینہ ہجرت کی۔ اپنی کنیت سے مشہور ہوئیں۔ آپ کے سابق شوہر سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد نبی کریم ﷺ نے پیغام نکاح بھیجا۔ آپ کے عقد میں آئیں اور مومنوں کی ماں بن گئیں۔

آپ رضی اللہ عنہا نے جبریل علیہ السلام کو دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں دیکھا۔

(صحيح البخاري : 3634)

❁ سیدنا عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب آیت: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (الأحزاب : ٣٣) نازل ہوئی، تو اس وقت نبی اکرم ﷺ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر ان پر چادر اوڑھ دی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول ﷺ کی پیٹھ پیچھے کھڑے تھے، تو انہیں بھی چادر میں داخل کر کے دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا .

''اللہ! یہ (بھی) میرے اہل بیت ہیں، تو ان سے پلیدی دور رکھ اور انہیں پاک کر دے۔''

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے نبی! میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ فرمایا: آپ تو ان میں شامل ہیں ہی! بلکہ آپ تو میرے بہترین اہل بیت ہیں۔''

(سنن الترمذي : 3205، 3787، صحيحٌ لهٗ شواهد)

## ⑦ ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا:

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ تَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ.

**''ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کے اوپر کیا ہے۔''**

(صحيح البخاري: 7421)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ.

**''پردے والی آیت سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے متعلق نازل ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن (ولیمہ میں) گوشت اور روٹی کی دعوت کی۔ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا دوسری بیویوں پر فخر کرتے ہوئے کہا کرتی تھیں: اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح آسمان پر کیا ہے۔''**

(صحيح البخاري: 7421)

❁ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے فرمایا:

أَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ: فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا، قَالَتْ: فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ، لِأَنَّهَا

كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ .

''آپ میں سے سب سے پہلے میرے ساتھ ملاقات اس کی ہوگی، جو آپ میں سب سے زیادہ لمبے ہاتھوں والی ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ازواج مطہرات اپنے ہاتھوں کو ماپنے لگیں کہ کس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں؟ تو سب سے لمبے ہاتھ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے تھے، کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے کام کرتی تھیں اور (بکثرت) صدقہ کرتی تھیں۔''

(صحيح البخاري : 1420، صحيح مسلم : 2452، واللّفظ لهٗ)

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو خوشخبری سنادی ہے کہ وہ جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہوں گی۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے متعلق بیان فرماتی ہیں:

هِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ، وَأَتْقٰى لِلّٰهِ وَأَصْدَقَ حَدِيثًا، وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ، وَأَعْظَمَ صَدَقَةً، وَأَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهٖ، وَتَقَرَّبُ بِهٖ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى .

''ازواج مطہرات میں یہی تھیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مقام ومنزلت میں میرا مقابلہ کرتی تھیں۔ میں نے زینب سے زیادہ دیندار، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی، سچ بولنے والی، صلہ رحمی کرنے والی، بکثرت صدقہ خیرات کرنے والی، صدقہ کرنے کے لیے خود کو کام کاج میں مصروف رکھنے والی اور اس کے

ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب اختیار کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی۔''

(صحیح مسلم: 2442)

## ⑧ اُم المومنین سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کی مکاتبت ادا کی اور شادی کر لی۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مصطلق کے قیدی حاصل کیے، تو سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا، ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ یا ان کے چچا زاد بھائی کے حصے میں آئیں، سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے ان سے اپنی مکاتبت (یعنی آزادی کی قیمت مقرر) کر لی، وہ بہت خوبصورت خاتون تھیں، جو بھی انہیں دیکھتا، آپ اس کے دل میں بس جاتیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی مکاتبت پر مدد لینے آئیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! میں نے انہیں حجرے کے دروازے پر دیکھا، تو ناپسند کیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس میں وہ خوبی (حسن) دیکھیں گے، جو میں دیکھ رہی ہوں۔ انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں حارث بن ابوضرار کی بیٹی جویریہ ہوں، جو اپنی قوم کے سردار ہیں، مجھ پر جو پریشانی آئی ہے، وہ آپ سے پوشیدہ نہیں، میں ثابت بن قیس یا ان کے چچا زاد بھائی کے حصے میں آئی ہوں اور میں نے ان سے مکاتبت کر لی ہے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی مکاتبت پر مدد لینے آئی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا آپ اس سے بہتر کی خواہش رکھتی ہے؟ انہوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! وہ (بہتر) کیا ہے؟ فرمایا: میں آپ کی کتابت کی رقم ادا

کر دوں گا اور آپ سے شادی کرلوں گا۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ کام کر دیا۔ لوگوں میں یہ خبر پھیل گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی ہے، لوگ کہنے لگے: یہ اللہ کے رسول ﷺ کے سسرال (بن گئے) ہیں، چنانچہ انہوں نے بنو مصطلق کے سب قیدی آزاد کر دیے، جو ان کے قبضہ میں تھے، نبی کریم ﷺ کی سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی نے بنو مصطلق کے سو گھرانوں کو آزاد کرا دیا، ہم نہیں جانتے کہ کوئی عورت اپنی قوم کے لیے ان سے زیادہ بابرکت ٹھہری ہو۔''

(مسند الإمام أحمد: 277/6، سنن أبي داوٗد: 3931، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۷۰۵) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۰۵۴، ۴۰۵۵) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (الدرایۃ: ۲/ ۲۹۴، ح: ۱۰۶۱) نے اس کی سند ''صحیح'' کہا ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةُ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدَ بَرَّةَ.

''سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام ''برہ'' تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے تبدیل کر کے ان کا نام ''جویریہ'' رکھ دیا۔ آپ ﷺ کو یہ اچھا نہ لگتا تھا کہ کہا جائے: ''آپ ﷺ برہ کے یہاں سے نکلے ہیں۔''

(صحیح مسلم: 2140)

## ⑨ اُم المومنین سیدہ اُم حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا کا نام رملہ یا ہند تھا، ام حبیبہ کنیت سے مشہور ہوئیں۔ آپ کی والدہ کا نام صفیہ بنت ابی العاص تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا امیر شام سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُموی بیوی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کو اہل بیت میں ہونے کا شرف نصیب ہوا۔

❁ سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ، أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ، أُزَوِّجُكَهَا، قَالَ: نَعَمْ.

''میرے پاس عرب کی حسین وجمیل ام حبیبہ بنت ابی سفیان ہے، میں آپ کی اس سے شادی کردوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی، کردیں۔''

(صحیح مسلم :2501)

## ⑩ ام المومنین سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا عاقلہ، فاضلہ، حسب وجمال اور دیندار تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا لونڈی تھیں اور سیدنا دحیہ رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کو خرید لیا اور آزاد کر کے نکاح کر لیا، آپ کی آزادی کو ہی حق مہر بنایا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی وفات خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ میں ہوئی۔ آپ کی فضیلت ومنقبت میں بے شمار احادیث ہیں۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وَقَعَتْ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ، فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلٰى أُمِّ سُلَيْمٍ تُصَنِّعُهَا لَهُ وَتُهَيِّئُهَا ...... وَقَالَ النَّاسُ: لَا نَدْرِي أَتَزَوَّجَهَا، أَمِ

اتَّخَذَهَا أُمَّ وَلَدٍ؟ قَالُوا : إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ، وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَبَ حَجَبَهَا، فَقَعَدَتْ عَلٰى عَجُزِ الْبَعِيرِ، فَعَرَفُوا أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا .

''دحیہ رضی اللہ عنہ کے حصے میں نہایت خوبصورت لونڈی آئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے سات لونڈیوں کے عوض خرید لیا اور انہیں سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجے، تا کہ ان کا بناؤ سنگھار کریں۔......لوگ کہنے لگے: معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن سے شادی کی ہے یا انہیں ام ولد بنایا ہے؟ لوگوں نے کہا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے پردے کا اہتمام کریں، تو وہ بیوی ہیں اور اگر پردے کا اہتمام نہ کریں، تو وہ ام ولد ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہونے لگے، تو انہیں پردہ کروایا اور وہ اونٹ پر سوار ہو گئیں۔ لوگوں نے جان لیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بیوی بنایا ہے۔''

(صحیح مسلم : 1365)

## ⑪ اُم المومنین سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا سے حرم مکہ میں نکاح کیا۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے حرم مکہ میں نکاح کیا۔''

(صحیح مسلم : 1410)